سوال

آیت فلایظهر علی غیبه کا مطلب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم مغیبات نہیں تھا۔ تو آیت کریمہ :

فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ٢٦ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا --سورة الجن ٢٦-٢٧

جن کا کیا مطلب ہے اور آیت میں استثناء الامن ارتضیٰ من رسول متصل ہے یا منقطع ؟ اور آیت میں اضافت علی غیبه کونسی اضافت ہے عہدی یا استغراقی یا جنسی اور یہاں غیب سے کیا مراد ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض مغیبات کا علم بذریعہ وحی تھا نہ کہ کل کا۔ ہاں یہ بات باقی رہی کہ بذریعہ وحی جو علم حاصل ہو اس کا نام علم غیب رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ سو اس کے متعلق پہلے سوال کے جواب میں تفصیل ہوچکی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا نام علم غیب ہو یا نہ آیت : فلایظهر علی غیبه احدا میں مستثنیٰ منہ میں من ارتضیٰ من رسول مستثنیٰ داخل ہے۔ پس استثناء متصل ہوگئی شاید کہا جائے کہ استثناء متصل کے یہ معنی ہیں کہ مستثنیٰ منہ کا حکم یہاں اظہار علی الغیب (غیب پر مطلع کرنا) کی نفی ہے۔ اس سے مستثنیٰ کو خارج کیا ہے۔ تو اظہار علی الغیب اس کے لیے ثابت ہوگیا۔ اور اظہار علی الغیب کو غیر پر مطلع ہونا لازم ہے اور غیب پر مطلع ہونا یہی علم غیب ہے۔ پس استثناء متصل ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ اس کا نام علم غیب ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو اس کا نام علم غیب نہیں رکھتے ان کے نزدیک صرف علم غیب پر مطلع ہونا علم غیب نہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ کسی کے بتلانے سے نہ ہو۔ دلیل ان کی یہ آیت کریمہ ہے۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ --سورة النمل 65

جو پہلے سوال کے جواب میں گزر چکی ہے۔ اس میں مطلقاً علم غیب کی نفی غیر سے کردی ہے۔ خواہ رسول ہو یا اور خواہ علم وکلی ہو یا جزئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو جو کچھ بذریعہ وحی علم ہوتا ہے اس کا نام علم غیب نہیں۔ اس کے علاوہ نور الانوار اصول فقہ حنفیہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ مستثنیٰ میں کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ مسکوت عنہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ مستثنیٰ منہ کے حکم کا اس لیے نہ اثبات ہوتا ہے نہ نفی ملاحظہ ہو نور الانوار مبحث اقسام کا بیان ص 240 پس یہ کہنا کہ اظہار علی الغیب کی نفی سے مستثنیٰ کو خارج کیا۔ تو اظہار علی الغیب اس کے لیے ثابت ہوگیا۔ اصول فقہ حنفیہ کی رو سے غلط ہے اور اپنے اصول سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ ہاں شافعیہ کے اصول سے مستثنیٰ میں حکم ثابت ہوتا ہے

مگر حنفیہ کو یہ مفید نہیں۔ پس ان کو کسی اور دلیل سے ثابت کرنا چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی جو کچھ علم ہوتا ہے اس کو علم غیب کہتے ہیں۔ یہ تفصیل استثناء متصل کی بناء پر ہے اور اگر منقطع بنائی جائے تو پھر معاملہ اور صاف ہوجاتا ہے۔ کیونکہ استثناء منقطع میں مستثنیٰ منہ میں مستثنیٰ داخل نہیں ہوتا۔ تو بذریعہ وحی حاصل شدہ علم کا نام علم غیب کس طرح ثابت ہوگا۔

اور کہا جائے استثناء میں اصل متصل ہے نہ منقطع۔ پس اس کو استثناء منقطع بنانا ٹھیک نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک استثناء متصل اصل ہے مگر یہاں استثناء منقطع کا قرینہ موجود ہے۔ وہ یہ کہ اس کے بعد کی عبارت :

فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا--سورة الجن 27

میں ''ف'' کو بعض سببیہ بناتے ہیں۔ لیکن سببیت کے معنی واضح نہیں۔ ہاں من ارتضی کا من شرطیہ یا موصولہ متضمن معنی شرط بنایا جائے اور ''ف'' جزائیہ تو یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اور اس کی مثال قرآن مجید میں موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :۔

لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ --سورة الغاشية22-23-24

''آپ کچھ ان پر داروغہ نہیں ہیں-ہاں! جو شخص روگردانی کرے اور کفر کرے-اسے اللہ تعالیٰ بہت بڑا عذاب دے گا''

اس آیت میں الاستثناء منقطع ہے۔ اور آیت الامن ارتضیٰ بھی اسی قسم کی ہے۔ پس اس کو استثناء منقطع بنانا ہی ٹھیک ہے۔ رہا علی غیبہ کی اضافت کے متعلق سوال کہ یہ کیسی ہے۔ سوال کا جواب بھی نمبر اول میں نکل سکتا ہے۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض مغیبات کا علم بذریعہ وحی تھا تو معلوم ہوا کہ یہ اضافت جنس ہے۔ کیونکہ جنسی ایک فرد میں بھی ہوسکتی ہے اور زیادہ میں بھی اور عہد ذہنی بھی ہوسکتی ہے عہد خارجی اور استغراق نہیں ہوسکتی استغراقی اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کل مغیبات کا علم نہیں۔ اور عہد خارجی اس لیے کہ رسول کو کسی معین شئے کی وحی نہیں ہوتی۔ بلکہ حسب ضرورت کبھی کسی شئے کی وحی ہوتی ہے کبھی کسی شئے کی۔ ہاں بایں معنی عہد خارجی ہوسکتی ہے کہ غیب کی دو قسمیں کردی جاتیں ایک وہ جس کو مخلوق میں سے بھی کوئی جانتا ہو جیسے ہر ایک کا مافی الضمیر غیب ہے۔ مگر وہ خود جانتا ہے (دوم) مخلوق میں سے بغیر اطلاع خداوندی کوئی نہیں جانتا اور اضافت سے اس خاص کی طرف اشارہ ہو۔ پس اس معنی سے یہ اضافت عہد خارجی ہوسکتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص213